ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 453

Program:

Semester: Autumn 2026

ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY, ISLAMABAD

Course: Principles of Radio Broadcasting (453) • Level: B.A. / Associate Degree

Semester: Autumn 2026

Assignment No. 1 (Units 1–4)

Total Marks: 100 • Pass Marks: B.A. 40 / Associate Degree 50

SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

(For Study & Reference)

Note: This guide is prepared for study and reference purposes. Students are advised to read the relevant units of the course book, understand the concepts, and then write the assignment in their own words. Do not copy this guide word for word.

USMAN NOTES www.usmannotes.com

سوال نمبر :1 ریڈیو کی اہمیت اور نشریاتی عمل 20) نمبر(

ریڈیو کی اہمیت اجاگر کریں نیز ریڈیو کے نشریاتی عمل کی وضاحت کریں۔

تعارف

ریڈیو بیسویں صدی کی اُن عظیم ایجادات میں سے ایک ہے جنہوں نے انسانی ابلاغ کا نقشہ ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔ یہ وہ پہلا ذریعہ ابلاغ تھا جس نے آواز کو بغیر تار کے، ہوا کی لہروں کے ذریعے، سینکڑوں میل دور بیٹھے لاکھوں انسانوں تک بیک وقت پہنچایا۔ اخبار پڑھنے کے لیے خواندگی اور وقت درکار ہوتا ہے اور ٹیلی ویژن دیکھنے کے لیے بجلی، مہنگا آلہ اور ایک جگہ بیٹھنا ضروری ہے، لیکن ریڈیو ایک سستا، ہلکا اور سادہ آلہ ہے جو کھیت میں کام کرتے کسان، سفر کرتے مسافر، گھر کے کاموں میں مصروف خاتون اور کارخانے کے مزدور کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اسی وجہ سے ریڈیو کو سب سے زیادہ جمہوری، سب سے تیز اور سب سے قریبی ذریعہ ابلاغ قرار دیا جاتا ہے۔ اس جواب میں پہلے ریڈیو کی اہمیت کے مختلف پہلو اجاگر کیے جائیں گے اور پھر اس کے نشریاتی عمل کے مراحل کی وضاحت کی جائے گی۔

ریڈیو کی اہمیت :معلوماتی پہلو

ریڈیو کی سب سے بڑی اہمیت اس کی رفتار اور رسائی ہے۔ کوئی اہم واقعہ پیش آئے تو ریڈیو چند منٹوں کے اندر خبرنامے اور خصوصی نشریات کے ذریعے اسے سامعین تک پہنچا دیتا ہے، جبکہ اخبار اگلی صبح تک انتظار کراتا ہے۔ ریڈیو کی نشریات پہاڑوں، صحراؤں، دریاؤں اور دور دراز دیہات تک پہنچتی ہیں جہاں نہ اخبار باقاعدگی سے پہنچتا ہے اور نہ انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں آج بھی کروڑوں لوگوں کے لیے دنیا سے رابطے کا بنیادی ذریعہ ریڈیو

ہی ہے۔ موسم کی پیش گوئی، دریاؤں میں سیلاب کی صورت حال، ٹرینوں اور پروازوں کے اوقات، امتحانات کے نتائج اور سرکاری اعلانات ریڈیو کے ذریعے بروقت عوام تک پہنچتے ہیں۔

تعلیمی اور سماجی اہمیت

ریڈیو تعلیم کا ایک مؤثر اور سستا ذریعہ ہے۔ فاصلاتی نظام تعلیم میں ریڈیو نشریات درسی کتاب کی معاونت کرتی ہیں؛ مشکل تصورات ماہر اساتذہ کی زبانی سادہ انداز میں سمجھائے جاتے ہیں اور طالب علم انہیں اپنے گھر بیٹھے سن سکتا ہے۔ زراعت کے پروگرام کسانوں کو نئی فصلوں، کھادوں، بیجوں اور کیڑے مار ادویات کے درست استعمال سے آگاہ کرتے ہیں۔ صحت کے پروگرام پولیو، ملیریا اور دیگر بیماریوں سے بچاؤ، ماں اور بچے کی دیکھ بھال اور صفائی کی آگاہی پھیلاتے ہیں۔ اس طرح ریڈیو معاشرے کی اصلاح، آگاہی اور رویوں کی مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنتا ہے۔

ہنگامی حالات میں ریڈیو کا کردار

زلزلہ، سیلاب، طوفان اور جنگ جیسے ہنگامی حالات میں جب بجلی منقطع ہو جائے اور رابطے کے دوسرے ذرائع ناکام ہو جائیں تو بیٹری سے چلنے والا ریڈیو زندگی اور موت کے درمیان رابطے کا واحد ذریعہ رہ جاتا ہے۔ امدادی ہدایات، محفوظ مقامات کی اطلاع اور سرکاری انتباہ ریڈیو کے ذریعے متاثرہ آبادی تک پہنچائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے سیلابوں اور زلزلوں میں ریڈیو پاکستان اور مقامی اسٹیشنوں نے یہ خدمت نمایاں طور پر انجام دی۔ یہی وجہ ہے کہ ریڈیو کو بحران کے وقت کا سب سے قابل اعتماد ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

معاشی اور ثقافتی اہمیت

معاشی اعتبار سے ریڈیو اشتہارات کے ذریعے تجارت کو فروغ دیتا ہے، کسانوں اور تاجروں تک منڈی کے بھاؤ پہنچاتا ہے اور روزگار سے متعلق آگاہی فراہم کرتا ہے۔ ثقافتی اعتبار سے ریڈیو موسیقی، ڈرامے، مشاعرے، قوالی اور علاقائی زبانوں کے پروگراموں کے ذریعے قومی تہذیب اور علاقائی ثقافتوں کو محفوظ اور مقبول بناتا ہے۔ کئی علاقائی زبانیں اور لوک داستانیں ریڈیو ہی کے ذریعے نئی نسل تک منتقل ہوئی ہیں۔ تفریح کے ساتھ ساتھ ریڈیو قومی یکجہتی کا بھی ذریعہ ہے کیونکہ قومی ترانہ، قومی خبریں اور قومی پروگرام پورے ملک کو ایک ہی وقت میں ایک ہی پیغام سے جوڑ دیتے ہیں۔

ریڈیو کا نشریاتی عمل :تعریف

نشریاتی عمل سے مراد وہ پورا سلسلہ ہے جس کے ذریعے ایک پروگرام خیال کی صورت سے شروع ہو کر سٹوڈیو میں تیار ہوتا ہے، برقی لہروں میں تبدیل ہوتا ہے اور آخرکار سامع کے ریڈیو سیٹ سے آواز بن کر نکلتا ہے۔ یہ عمل محض ایک شخص کا کام نہیں بلکہ پروڈیوسر، سکرپٹ رائٹر، صداکار، نیوز کاسٹر، ریکارڈسٹ، انجینئر اور نشریاتی عملے کی مشترکہ محنت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس عمل کو سمجھے بغیر ریڈیو کی پیشہ ورانہ نشریات کو سمجھنا ممکن نہیں۔

نشریاتی عمل کے مراحل

نشریاتی عمل درج ذیل بڑے مراحل سے گزرتا ہے، جنہیں ایک جدول کی صورت میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

جدول :1 ریڈیو کے نشریاتی عمل کے مراحل

مرحلہ		وضاحت
1	منصوبہ بندی	پروگرام کا مقصد، ہدف سامعین، نوعیت اور دورانیہ طے کیا جاتا ہے۔
2	سکرپٹ نویسی	پروگرام کا مکمل سکرپٹ کان کے لیے سادہ اور رواں زبان میں لکھا جاتا ہے۔
3	ریکارڈنگ و پروڈکشن	سٹوڈیو میں آوازیں، موسیقی اور صوتی اثرات کے ساتھ پروگرام ریکارڈ کیا جاتا ہے، یا براہ راست نشر کیا جاتا ہے۔
4	ایڈیٹنگ	ریکارڈ شدہ مواد کی خامی و اضافی حصے کاٹ کر اسے حتمی شکل دی جاتی ہے۔
5	شیڈولنگ	پروگرام کو نشریاتی شیڈول میں مناسب وقت پر رکھا جاتا ہے اور اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔
6	ترسیل) ٹرانسمیشن(	سٹوڈیو سے سگنل ٹرانسمیٹر تک پہنچتا ہے جو اسے مقررہ فریکوئنسی کی لہروں

میں فضا میں بکھیر دیتا ہے۔		
سامع ریڈیو سیٹ پر پروگرام سنتا ہے اور خطوط، فون اور پیغامات سے اپنی رائے بھیجتا ہے۔	استقبال و آراء	7

پہلے مرحلے میں پروڈیوسر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ پروگرام کس کے لیے ہے، اس کا مقصد معلومات ہے، تعلیم ہے یا تفریح، اور اس کا دورانیہ کتنا ہوگا۔ دوسرے مرحلے میں سکرپٹ لکھا جاتا ہے جو ریڈیو کی زبان یعنی سننے کے لیے لکھی گئی سادہ، مختصر جملوں والی گفتگو جیسی تحریر ہوتی ہے۔ تیسرے مرحلے میں سٹوڈیو کے صوت بند ماحول میں مائیکروفون کے سامنے صداکار اور میزبان پروگرام پیش کرتے ہیں، ریکارڈسٹ آواز کی سطح اور معیار کو کنٹرول کرتا ہے اور ضرورت کے مطابق موسیقی و صوتی اثرات شامل کیے جاتے ہیں۔ چوتھے مرحلے میں ایڈیٹنگ کے ذریعے غلطیاں اور خاموشی کے وقفے دور کیے جاتے ہیں۔ پانچویں مرحلے میں پروگرام نشر کے لیے منظور ہو کر شیڈول میں شامل ہوتا ہے۔ چھٹے مرحلے میں کنٹرول روم سے سگنل خصوصی لنک کے ذریعے ٹرانسمیٹر تک جاتا ہے، جہاں اسے اے ایم یا ایف ایم لہروں پر سوار کر کے فضا میں بھیجا جاتا ہے۔ آخر میں سامع کا ریڈیو سیٹ ان لہروں کو پکڑ کر دوبارہ آواز میں بدل دیتا ہے۔

نشریاتی عمل میں شامل افراد

- پروڈیوسر :پروگرام کے خیال، منصوبے اور مجموعی ذمہ داری کا نگران ہوتا ہے۔
- سکرپٹ رائٹر :سامع کی سماعت کے مطابق سادہ اور دلچسپ سکرپٹ تحریر کرتا ہے۔
- میزبان و صداکار :اپنی آواز اور انداز سے پروگرام کو سامع تک پہنچاتے ہیں۔
- نیوز ایڈیٹر و نیوز کاسٹر :خبرنامے کی تیاری اور پیشکش کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔
- ریکارڈسٹ و ساؤنڈ انجینئر :ریکارڈنگ، ایڈیٹنگ اور آواز کے تکنیکی معیار کی نگرانی کرتے ہیں۔
- ٹرانسمیشن عملہ و انجینئر :سگنل کی ترسیل اور ٹرانسمیٹر کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

ان تمام افراد کے درمیان رابطہ اور وقت کی پابندی نشریات کی جان ہے، کیونکہ ریڈیو میں ایک سیکنڈ کی خاموشی بھی سامع کو دوسرا اسٹیشن لگانے پر مجبور کر سکتی ہے۔ اسی لیے ہر پروگرام مقررہ وقت پر شروع اور مقررہ وقت پر ختم ہوتا ہے اور اگلے پروگرام کے لیے لائن ہمیشہ تیار رہتی ہے۔

جدید دور میں نشریاتی عمل کی تبدیلی

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے نشریاتی عمل کو تیز اور آسان بنا دیا ہے۔ اب ریکارڈنگ ٹیپ کے بجائے کمپیوٹر پر ہوتی ہے، ایڈیٹنگ سافٹ ویئر سے لمحوں میں مکمل ہو جاتی ہے، سکرپٹ اور خبریں انٹرنیٹ سے حاصل ہوتی ہیں اور نشریات زمینی لہروں کے ساتھ ساتھ آن لائن سٹریمنگ اور موبائل ایپ کے ذریعے دنیا بھر میں سنی جا سکتی ہیں۔ سامعین کی آراء بھی اب خط کے بجائے فون کال، پیغام اور سوشل میڈیا سے فوراً موصول ہو جاتی ہیں۔ تاہم عمل کے بنیادی اصول یعنی منصوبہ بندی، اچھا سکرپٹ، معیاری آواز اور وقت کی پابندی آج بھی اسی طرح اہم ہیں۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ریڈیو اپنی سستی رسائی، رفتار، سادگی اور ہر حال میں ساتھ دینے کی صلاحیت کی وجہ سے آج بھی ایک انتہائی اہم ذریعہ ابلاغ ہے۔ یہ معلومات، تعلیم، آگاہی، ثقافت اور تفریح کو بیک وقت لاکھوں لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ اس کے پیچھے ایک منظم نشریاتی عمل کارفرما ہے جو منصوبہ بندی سے شروع ہو کر سکرپٹ، ریکارڈنگ، ایڈیٹنگ، شیڈولنگ اور ترسیل سے گزرتا ہوا سامع کے کان تک پہنچتا ہے۔ اس عمل کی کامیابی پیشہ ور ٹیم، تکنیکی معیار اور سامع کے احترام پر منحصر ہے، اور یہی تین چیزیں ریڈیو کو ڈیجیٹل دور میں بھی زندہ اور متعلق رکھے ہوئے ہیں۔

سوال نمبر :2 ریڈیو کی مختصر تاریخ اور ارتقائی ادوار 20) نمبر(

ریڈیو اپنی ایجاد سے اب تک کن ارتقائی ادوار سے گزرا؟ مختصر تاریخ بیان کریں۔

تعارف

ریڈیو کی تاریخ دراصل انسانی خواہش کی تاریخ ہے کہ آواز فاصلے کی قید سے آزاد ہو جائے۔ ٹیلی فون نے آواز کو تار کے ذریعے دور تک پہنچایا، مگر تار کی پابندی باقی رہی۔ جب سائنس دانوں نے برقی مقناطیسی لہروں کا راز پا لیا تو بغیر تار کے ابلاغ کا خواب حقیقت بننے لگا۔ اس کے بعد ریڈیو نے ایک صدی سے کچھ زیادہ عرصے میں تجربہ گاہ کے آلے سے گھر

گھر کی ضرورت، پھر قومی طاقت، اور آخر میں ڈیجیٹل دور کے ہمہ جہت ذریعے تک کا سفر طے کیا۔ اس جواب میں اس ارتقا کو بڑے ادوار میں تقسیم کر کے مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

پہلا دور :سائنسی بنیادیں اور وائرلیس ٹیلی گرافی

ریڈیو کی سائنسی بنیاد انیسویں صدی کے اواخر میں رکھی گئی۔ جیمز کلارک میکس ویل نے برقی مقناطیسی لہروں کے وجود کی نظری پیش گوئی کی اور ہائنرش ہرٹز نے تجربات سے ان لہروں کا وجود ثابت کیا، اسی لیے فریکوئنسی کی اکائی آج بھی ہرٹز کہلاتی ہے۔ گوگلیلمو مارکونی نے ان تجربات کو عملی شکل دی اور وائرلیس ٹیلی گرافی کا نظام بنایا جس سے مورس کوڈ کے اشارے بغیر تار کے بھیجے جا سکتے تھے۔1901 ء میں مارکونی بحر اوقیانوس کے آر پار اشارہ بھیجنے میں کامیاب ہوا تو دنیا حیران رہ گئی۔ ابتدا میں یہ ایجاد بحری جہازوں اور فوجی رابطے کے لیے استعمال ہوئی، کیونکہ اس وقت آواز نہیں بلکہ صرف اشارے بھیجے جا سکتے تھے۔

دوسرا دور :آواز کی نشریات کا آغاز

1906ء میں ریجینالڈ فیسنڈن نے پہلی بار آواز اور موسیقی کو وائرلیس پر نشر کر کے براڈکاسٹنگ کی بنیاد رکھی۔ اصل انقلابی موڑ1920 ء میں آیا جب امریکہ کے شہر پٹس برگ سے اسٹیشن KDKA نے باقاعدہ لائسنس یافتہ نشریات کا آغاز کیا اور صدارتی انتخاب کے نتائج نشر کیے۔1922 ء میں برطانیہ میں بی بی سی کا قیام عمل میں آیا جس نے ریڈیو کو خبر، تعلیم اور تہذیب کا معتبر ادارہ بنا دیا۔ اسی دہائی میں ریڈیو سیٹ گھروں کی زینت بننے لگے اور نشریات تجربے سے صنعت میں تبدیل ہو گئیں۔

تیسرا دور :برصغیر میں ریڈیو کا قیام

برصغیر میں ریڈیو کا آغاز1920 ء کی دہائی میں نجی ریڈیو کلبوں کی غیر رسمی نشریات سے ہوا۔1927 ء میں انڈین براڈکاسٹنگ کمپنی نے بمبئی اور کلکتہ سے باقاعدہ نشریات شروع کیں۔ بعد ازاں یہ نظام حکومت کے پاس چلا گیا، انڈین سٹیٹ براڈکاسٹنگ سروس کے نام سے چلا اور1936 ء میں اسے آل انڈیا ریڈیو کا نام دیا گیا۔ دہلی، لاہور، پشاور اور دیگر شہروں میں مراکز قائم ہوئے اور ریڈیو خبریں، موسیقی اور ڈرامے عام آدمی کی زندگی کا حصہ بننے لگے۔ اس دور میں ریڈیو برطانوی حکومت کے زیر انتظام تھا اور اس کی پالیسی سرکاری نقطہ نظر کی عکاسی کرتی تھی، تاہم اسی دور میں اردو نشریات، خبر خوانی اور ڈرامے کی مضبوط روایات قائم ہوئیں۔

چوتھا دور :ریڈیو پاکستان اور سنہری عہد

14اگست1947 ء کی درمیانی شب لاہور مرکز سے مصطفیٰ علی ہمدانی کی آواز میں پاکستان کے قیام کا تاریخی اعلان نشر ہوا اور یوں ریڈیو پاکستان وجود میں آیا۔ نئے ملک کے پاس محدود وسائل تھے، مگر ریڈیو نے قومی اتحاد، سرکاری اطلاعات کی ترسیل اور قومی شعور کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔1950 ء سے1970 ء کی دہائیوں کو ریڈیو پاکستان کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔ اس عہد میں اردو ڈرامہ، موسیقی کے لازوال پروگرام، بچوں کے پروگرام، فارم پروگرام اور خبری تجزیے عوام میں بے حد مقبول ہوئے۔ نامور فنکاروں، ڈرامہ نگاروں اور گلوکاروں نے ریڈیو کو فن کا معتبر گھر بنا دیا۔1972 ء میں پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے قیام سے اس ادارے کو قانونی و انتظامی ڈھانچہ ملا۔

جدول :2 ریڈیو کے ارتقا کی مختصر زمانی ترتیب

اہم واقعہ / خصوصیت	دور
برقی مقناطیسی لہروں کی دریافت؛ مارکونی کی وائرلیس ٹیلی گرافی	انیسویں صدی کے اواخر
فیسنڈن کی جانب سے آواز و موسیقی کی پہلی نشریات	1906ء
KDKAکی لائسنس یافتہ نشریات؛ بی بی سی کا قیام	1920ء تا1922 ء
برصغیر میں باقاعدہ نشریات؛ آل انڈیا ریڈیو کا نام	1927ء تا1936 ء
قیام پاکستان کا اعلان اور ریڈیو پاکستان کا آغاز	1947ء
ریڈیو پاکستان کا سنہری دور؛ ڈرامہ، موسیقی اور خبر کی عروج پذیر روایت	1950ء تا1970 ء
پاکستان میں ٹیلی ویژن کی آمد اور ریڈیو کی نئی سمت	1960ء کی دہائی کے بعد
ایف ایم نشریات کا دور؛ مقامی اور تیز رفتار پروگرامنگ	1990ء کی دہائی
نجی ایف ایم چینلز، کمیونٹی ریڈیو اور ڈیجیٹل سٹریمنگ	2000ء کی دہائی کے بعد

پانچواں دور :ٹیلی ویژن کی آمد اور ریڈیو کی بقا کی جدوجہد

1964ء میں پاکستان میں ٹیلی ویژن کی آمد نے ریڈیو کے لیے بڑا چیلنج کھڑا کر دیا۔ تصویر کی کشش نے شام کی تفریح کا بڑا حصہ ٹیلی ویژن کی طرف منتقل کر دیا اور بہت سے لوگوں نے ریڈیو کے خاتمے کی پیش گوئی کر دی۔ مگر ریڈیو نے اپنی حکمت عملی بدلی :اس نے خبر کی رفتار، مقامی پروگراموں، کھیلوں کی براہ راست کمنٹری، ٹریفک کی اطلاعات اور ساتھ چلنے والی نشریات پر توجہ دی۔ ٹرانزسٹر ریڈیو کی ایجاد نے اسے جیب تک پہنچا دیا اور کرکٹ کمنٹری نے ریڈیو کو نئی زندگی بخشی۔ یہ دور اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی بھی پرانا ذریعہ نئے ذریعے سے تبھی ختم ہوتا ہے جب وہ اپنی انفرادیت کھو دے؛ ریڈیو نے اپنی انفرادیت برقرار رکھی۔

چھٹا دور :ایف ایم نشریات اور نجی شعبہ

1990ء کی دہائی میں ایف ایم نشریات نے ریڈیو کی صورت بدل دی۔ ایف ایم کے صاف آواز، مقامی نوعیت اور کم لاگت نے نوجوان سامعین کو دوبارہ ریڈیو سے جوڑ دیا۔ ریڈیو پاکستان کے ایف ایم 101 اور بعد میں ایف ایم 93 جیسے نیٹ ورکس نے موسیقی، معلومات اور گفتگو کا نیا انداز متعارف کرایا۔2002ء میں پیمرا کے قیام کے بعد نجی ایف ایم چینلز کو لائسنس ملے، شہروں میں درجنوں اسٹیشن کھل گئے اور میزبانی کا غیر رسمی، دوستانہ انداز عام ہوا۔ اسی دور میں یونیورسٹیوں کے کیمپس ریڈیو اور کمیونٹی نوعیت کی نشریات نے بھی جڑ پکڑی اور ریڈیو ایک بار پھر مقامی زندگی کی آواز بن گیا۔

موجودہ دور :ڈیجیٹل ریڈیو اور ہم گیر نشریات

اکیسویں صدی میں ریڈیو انٹرنیٹ سے جڑ گیا ہے۔ اب نشریات زمینی لہروں کے ساتھ ساتھ ویب سٹریمنگ، موبائل ایپس اور سوشل میڈیا پر براہ راست سنی اور دیکھی جا سکتی ہیں۔ پوڈکاسٹ نے سامع کو یہ آزادی دی ہے کہ وہ پروگرام اپنی سہولت کے وقت سنے۔ مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل آڈیو براڈکاسٹنگ اور سمارٹ اسپیکرز ریڈیو کی نئی شکلیں ہیں۔ اس کے باوجود پاکستان جیسے ملک میں سادہ ریڈیو سیٹ آج بھی لاکھوں لوگوں کے لیے خبر، تعلیم اور تفریح کا سب سے سستا اور قابل رسائی ذریعہ ہے۔

تاریخ سے حاصل ہونے والا سبق

ریڈیو کی تاریخ کا مطالعہ ایک اور اہم بات بھی سکھاتا ہے کہ یہ ذریعہ ہمیشہ اپنے دور کی سیاست، جنگ اور معاشرت سے جڑا رہا۔ دونوں عالمی جنگوں میں ریڈیو پروپیگنڈے اور حوصلے کا بڑا ذریعہ بنا، سرد جنگ کے دور میں بین الاقوامی نشریات نے نظریاتی مقابلے کی صورت اختیار کی، اور امن کے زمانوں میں یہی ریڈیو تعلیم، صحت اور ترقی کے پیغامات کا امین بنا۔ پاکستان میں بھی ہر بڑے قومی مرحلے، جنگ ہو یا قدرتی آفت، سیلاب ہو یا قومی جشن، ریڈیو قوم کی مشترکہ آواز بنا رہا۔ اس سے یہ اصول نکلتا ہے کہ ذریعہ ابلاغ کی عمر اس کی ٹیکنالوجی سے نہیں، سماج سے اس کے تعلق سے طے ہوتی ہے۔ مارکونی کے اشاروں سے پوڈکاسٹ تک کا یہ سفر اس تعلق کی مسلسل تجدید کی کہانی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ مورخین ریڈیو کو بیسویں صدی کی سب سے مؤثر عوامی ایجادات میں شمار کرتے ہیں۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ریڈیو سائنسی تجربے سے شروع ہو کر وائرلیس ٹیلی گرافی، عوامی نشریات، قومی ادارے، سنہری عہد، ٹیلی ویژن سے مقابلے، ایف ایم انقلاب اور ڈیجیٹل دور سے گزرتا ہوا یہاں تک پہنچا ہے۔ ہر دور میں اس نے حالات کے مطابق اپنا انداز بدلا مگر اپنی اصل روح یعنی آواز کے ذریعے فوری، سستا اور قریبی رابطہ برقرار رکھا۔ ریڈیو کی تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ ذرائع ابلاغ مرتے نہیں، خود کو نئے دور کے مطابق ڈھال لیتے ہیں، اور یہی صلاحیت ریڈیو کی آئندہ زندگی کی ضمانت ہے۔

سوال نمبر :3 ریڈیو خبرنامہ کی اہمیت اور خبروں کے ذرائع 20) نمبر(

ریڈیو خبرنامہ کی اہمیت بیان کریں نیز بتائیں کہ یہ خبریں کن ذرائع سے حاصل کی جاتی ہیں؟

تعارف

خبرنامہ ریڈیو نشریات کا دل اور اس کی پہچان ہے۔ لوگ دن کا آغاز ریڈیو کے خبرنامے سے کرتے ہیں اور دن بھر اہم گھنٹوں میں خبریں سن کر دنیا سے باخبر رہتے ہیں۔ جس دور میں اخبار چوبیس گھنٹے پرانا ہو چکتا تھا، ریڈیو خبرنامے نے خبر کو فوری اور تازہ بنا دیا۔ آج جبکہ ٹیلی ویژن اور سوشل میڈیا بھی موجود ہیں، ریڈیو خبرنامہ اپنی مختصر مگر جامع پیشکش، معتبر لہجے اور ہر جگہ رسائی کی وجہ سے آج بھی سامعین کا اعتماد برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس جواب میں پہلے خبرنامے کی اہمیت بیان کی جائے گی اور پھر اُن ذرائع کی تفصیل دی جائے گی جن سے ریڈیو کے لیے خبریں حاصل کی جاتی ہیں۔

ریڈیو خبرنامہ کیا ہے؟

خبرنامہ مقررہ وقت پر نشر ہونے والا وہ بلیٹن ہے جس میں ملکی اور غیر ملکی اہم خبریں ایک خاص ترتیب سے پیش کی جاتی ہیں۔ اس کی زبان سادہ، جملے مختصر اور انداز ایسا ہوتا ہے کہ سننے والا پہلی ہی بار میں خبر سمجھ لے، کیونکہ ریڈیو کا سامع خبر کو دوبارہ نہیں پڑھ سکتا۔ خبرنامہ عموماً سرخیوں سے شروع ہوتا ہے، پھر اہمیت کے اعتبار سے خبریں تفصیل سے آتی ہیں اور آخر میں کھیل، کاروبار اور موسم کی خبریں شامل کی جاتی ہیں۔ نیوز کاسٹر کی واضح آواز، درست تلفظ اور سنجیدہ انداز خبرنامے کی ساکھ کا حصہ ہوتا ہے۔

خبرنامے کی اہمیت

ریڈیو خبرنامے کی پہلی اہمیت اس کی فوری رسائی ہے۔ واقعہ پیش آتے ہی اگلے مقررہ بلیٹن میں، اور ضرورت پڑے تو نشریات روک کر خصوصی اعلان کی صورت میں، خبر سامعین تک پہنچ جاتی ہے۔ دوسری اہمیت اس کی ہمہ گیری ہے: ناخواندہ، بزرگ، مزدور، کسان اور مسافر سب اس سے یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں، کیونکہ سننے کے لیے نہ خواندگی چاہیے نہ اسکرین۔ تیسری اہمیت اعتبار ہے۔ سرکاری و معتبر اداروں کے خبرنامے جانچ پڑتال کے عمل سے گزر کر نشر ہوتے ہیں، اس لیے افواہوں کے دور میں یہ تصدیق شدہ معلومات کا ذریعہ بنتے ہیں۔ چوتھی اہمیت قومی رابطہ ہے، کیونکہ اہم قومی فیصلے، سربراہان کے خطاب اور ہنگامی ہدایات خبرنامے ہی کے ذریعے ایک ساتھ پورے ملک تک پہنچتی ہیں۔ پانچویں اہمیت وقت کی بچت ہے؛ چند منٹ کا بلیٹن سامع کو پورے دن کی اہم خبروں سے آگاہ کر دیتا ہے۔

اس کے علاوہ خبرنامہ جمہوری شعور کی تربیت بھی کرتا ہے۔ پارلیمنٹ کی کارروائی، انتخابات، عدالتی فیصلوں اور حکومتی پالیسیوں کی خبریں شہری کو اپنے حقوق و فرائض سے آگاہ رکھتی ہیں۔ مقامی خبریں علاقے کے مسائل کو اجاگر کرتی ہیں اور کھیل و موسم جیسی خبریں روزمرہ زندگی کے فیصلوں میں مدد دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ریڈیو اسٹیشن کی ساکھ کا سب سے بڑا پیمانہ اس کے شعبہ خبر کی مضبوطی کو سمجھا جاتا ہے۔

خبریں حاصل کرنے کے ذرائع :خبر ایجنسیاں

ریڈیو خبروں کا سب سے بڑا ذریعہ خبر رساں ایجنسیاں ہیں۔ قومی ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (اے پی پی) ملک بھر سے سرکاری و عوامی خبریں فراہم کرتی ہے، جبکہ عالمی ایجنسیاں جیسے رائٹرز، اے ایف پی اور اے پی بین الاقوامی خبریں فراہم کرتی ہیں۔ نیوز ڈیسک ان ایجنسیوں کی تار خدمت پر مسلسل نظر رکھتا ہے اور ریڈیو کے مزاج کے مطابق

خبروں کو منتخب کر کے انہیں سننے والی زبان میں ازسرنو لکھتا ہے۔ ایجنسیوں کی خبریں تیز اور وسیع ہوتی ہیں، مگر ان کی تصدیق اور تدوین نیوز ایڈیٹر کی ذمہ داری رہتی ہے۔

نامہ نگار، رپورٹر اور نمائندے

دوسرا اہم ذریعہ اسٹیشن کے اپنے نامہ نگار اور رپورٹر ہیں جو شہر کے مختلف علاقوں، اضلاع اور اہم مقامات پر تعینات ہوتے ہیں۔ یہ نمائندے پریس کانفرنسوں، اسمبلی اجلاسوں، حلسوں، حادثات اور تقریبات کی کوریج کرتے ہیں، ذمہ دار افراد کے بیانات ریکارڈ کرتے ہیں اور خبر ڈیسک کو بھیجتے ہیں۔ اہم واقعات پر رپورٹر موقع سے براہ راست رپورٹ بھی دیتا ہے جسے فون ان یا براہ راست ربط کے ذریعے بلیٹن میں شامل کیا جاتا ہے۔ اپنے نمائندوں کی خبر اسٹیشن کو انفرادیت دیتی ہے، کیونکہ یہ وہ خبر ہوتی ہے جو دوسرے ذرائع کے پاس نہیں ہوتی۔

جدول :3 ریڈیو خبروں کے بڑے ذرائع

اس سے حاصل ہونے والی خبریں	ذریعہ
قومی و عالمی خبریں، سرکاری اعلامیے، اعداد و شمار	خبر رساں ایجنسیاں
مقامی خبریں، واقعات کی موقع سے رپورٹیں، انٹرویوز	اپنے نامہ نگار و رپورٹر
وزارتوں، محکموں اور اداروں کے اعلامیے و پریس ریلیزیں	سرکاری ذرائع
اخبارات، ٹیلی ویژن اور دیگر ریڈیو اسٹیشنوں سے حاصل شدہ اہم خبریں	مانیٹرنگ ڈیسک
حادثات و مقامی صورت حال کی ابتدائی اطلاع) تصدیق کے بعد(	عوام و سامعین
اداروں کے سرکاری بیانات و تازہ پیش رفت) احتیاط و تصدیق کے ساتھ(	انٹرنیٹ و سوشل میڈیا

سرکاری ذرائع اور اعلامیے

حکومتی وزارتوں، محکمہ اطلاعات، پولیس، محکمہ موسمیات، اسپتالوں اور بلدیاتی اداروں کے اعلامیے خبروں کا مستند ذریعہ ہوتے ہیں۔ وزیر اعظم و صدر کے خطاب، کابینہ کے فیصلے، موسم کی وارننگ اور ٹریفک کی صورت حال انہی ذرائع سے ملتی ہے۔ نیوز ڈیسک ان اعلامیوں کو موصول ہوتے ہی جانچتا ہے اور اہم نکات کو خبر کی زبان میں ڈھالتا ہے۔ پریس ریلیز کو ہو بہو پڑھ دینا ریڈیو کی عادت نہیں؛ اسے سامع کی ضرورت کے مطابق مختصر اور واضح بنانا نیوز ایڈیٹر کا فن ہے۔

مانیٹرنگ اور ثانوی ذرائع

ہر بڑے اسٹیشن میں مانیٹرنگ کا نظام ہوتا ہے جس میں اخبارات، ٹیلی ویژن چینلز اور دیگر ریڈیو اسٹیشنوں کی خبروں پر نظر رکھی جاتی ہے۔ کسی بڑی خبر کے چھوٹ جانے کی صورت میں اس کا سراغ یہیں سے ملتا ہے، تاہم اخلاقی و پیشہ ورانہ اصول یہ ہے کہ دوسرے ذریعے کی خبر نشر کرنے سے پہلے اس کی آزادانہ تصدیق کی جائے یا اس کا حوالہ دیا جائے۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے اس ذریعے کو بہت وسیع کر دیا ہے؛ اداروں کے سرکاری اکاؤنٹس سے بیانات فوراً مل جاتے ہیں، لیکن جعلی خبروں کے خطرے کی وجہ سے سوشل میڈیا کی کوئی خبر بغیر تصدیق کے آن ایئر نہیں کی جا سکتی۔

خبر کی جانچ، تدوین اور پیشکش

خبر حاصل کرنا آدھا کام ہے؛ اصل پیشہ ورانہ مرحلہ اس کی جانچ اور تدوین ہے۔ نیوز ایڈیٹر خبر کے ماخذ، وقت اور حقائق کو جانچتا ہے، اہمیت کے مطابق ترتیب دیتا ہے اور اخبار کی طویل تحریر کو ریڈیو کے مختصر، گفتگو نما انداز میں لکھتا ہے۔ ریڈیو خبر میں اعداد کو قریب تر صورت میں پیش کیا جاتا ہے، مشکل الفاظ سے بچا جاتا ہے اور ہر خبر کے آغاز میں دلچسپی پیدا کرنے والی سرخی رکھی جاتی ہے۔ آخر میں نیوز کاسٹر مطالعہ و ریہرسل کے بعد بلیٹن کو مقررہ دورانیے میں پیش کرتا ہے۔

مقامی خبرنامے اور سامع کی شرکت

خبرنامے کی ایک اور جہت مقامی بلیٹن ہیں جو سامع کی روزمرہ زندگی سے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ ضلعی ہیڈکوارٹر کی خبریں، مقامی انتظامیہ کے اعلانات، علاقائی موسم، زرعی منڈی کے بھاؤ اور شہر کی ٹریفک کی صورت حال مقامی خبرنامے ہی سے ملتی ہے۔ جدید دور میں سامع خود بھی خبر کا ذریعہ بن گیا ہے؛ فون کال یا پیغام کے ذریعے موصول ہونے

والی اطلاع کو نیوز روم تصدیق کے بعد بلیٹن کا حصہ بناتا ہے۔ اس شرکت نے خبرنامے کو یک طرفہ اعلان کے بجائے دو طرفہ رابطہ بنا دیا ہے، تاہم اس کے ساتھ ذمہ داری بھی بڑھ گئی ہے کہ شہری کی فراہم کردہ ہر اطلاع کو نشر سے پہلے جانچا جائے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ خبرنامے کی اہمیت اس کی تنظیم، رفتار اور دیانت کے مجموعے میں ہے، اور یہ تینوں خصوصیات اسے آج بھی دیگر ذرائع کے مقابلے میں نمایاں رکھتی ہیں۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ریڈیو خبرنامہ اپنی فوری رفتار، ہمہ گیر رسائی، اعتبار اور قومی رابطے کی وجہ سے آج بھی ابلاغ کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ یہ خبریں کسی ایک ذریعے سے نہیں ملتیں بلکہ خبر ایجنسیوں، اپنے نمائندوں، سرکاری اعلامیوں، مانیٹرنگ اور جدید ڈیجیٹل وسائل کے مجموعے سے حاصل ہوتی ہیں۔ جس اسٹیشن کا شعبہ خبر جتنا منظم، تیز اور دیانت دار ہوگا، اس کا خبرنامہ اتنا ہی معتبر ہوگا، اور یہی اعتبار ریڈیو کی سب سے بڑی دولت ہے۔

سوال نمبر :4 ریڈیو براڈکاسٹنگ کی سماجی، تعلیمی اور ثقافتی اہمیت 20) نمبر(

ریڈیو براڈکاسٹنگ کی سماجی، تعلیمی اور ثقافتی اہمیت پر تفصیلی بحث کریں اور مناسب مثالیں پیش کریں۔

تعارف

ریڈیو براڈکاسٹنگ کو اکثر محض تفریح کا ذریعہ سمجھ لیا جاتا ہے، حالانکہ اس کا اصل کردار اس سے کہیں بڑا ہے۔ ریڈیو معاشرے کو جوڑتا ہے، علم کو گھر گھر پہنچاتا ہے اور ثقافت کو نسل در نسل منتقل کرتا ہے۔ ترقی پذیر معاشروں میں جہاں خواندگی کی شرح کم ہو، فاصلے لمبے ہوں اور وسائل محدود ہوں، ریڈیو وہ واحد ذریعہ ہے جو کم خرچ میں پورے معاشرے تک بیک وقت پہنچ سکتا ہے۔ اس جواب میں ریڈیو براڈکاسٹنگ کی سماجی، تعلیمی اور ثقافتی اہمیت کو الگ الگ زیر بحث لاتے ہوئے ہر پہلو کی مناسب مثالیں پیش کی جائیں گی۔

سماجی اہمیت

ریڈیو کی سماجی اہمیت کا پہلا پہلو عوامی آگاہی ہے۔ صحت، صفائی، خاندانی بہبود، خواتین کے حقوق، بچوں کی تعلیم اور منشیات کے نقصانات جیسے موضوعات پر ڈرامے، فیچر اور گفتگو کے پروگرام سماجی رویوں کو بدلنے کا کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پولیو کے قطرے پلانے کی مہمات میں ریڈیو کے اعلانات اور پروگرام دور دراز دیہات تک یہ پیغام

پہنچاتے ہیں کہ قطرے بچے کو معذوری سے بچاتے ہیں؛ یہ وہ پیغام ہے جو اخبار ناخواندہ والدین تک نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح سیلاب یا وبا کے دنوں میں ریڈیو افواہوں کے مقابلے میں درست ہدایات دے کر سماجی انتشار کو روکتا ہے۔

دوسرا پہلو سماجی رابطہ اور شمولیت ہے۔ دیہات کے پروگرام، کسانوں کی گفتگو، سامعین کے خطوط و فون کالز اور مسئلے مسائل پیش کرنے والے پروگرام عام آدمی کو یہ احساس دیتے ہیں کہ اس کی آواز سنی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر مقامی ایف ایم اسٹیشن پر شہری اپنے علاقے کے پانی، بجلی یا سڑک کے مسئلے پر بات کرتا ہے تو یہ نہ صرف مسئلہ متعلقہ حکام تک پہنچتا ہے بلکہ سماجی شرکت کا شعور بھی بڑھتا ہے۔ ریڈیو بزرگوں، گھریلو خواتین اور معذور افراد جیسے نسبتاً الگ تھلگ طبقات کو بھی قومی دھارے سے جوڑے رکھتا ہے۔

تعلیمی اہمیت

ریڈیو کی تعلیمی اہمیت فاصلاتی تعلیم سے سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی جیسے ادارے اپنے لاکھوں طلبہ کے لیے ریڈیو نشریات کے ذریعے درسی معاونت فراہم کرتے ہیں؛ مضمون کے ماہر اساتذہ مشکل عنوانات کو سادہ زبان میں بیان کرتے ہیں اور طلبہ گھر بیٹھے لیکچر سن سکتے ہیں۔ یہ سہولت اُن طلبہ کے لیے نعمت ہے جو ملازمت، گھریلو ذمہ داری یا فاصلے کی وجہ سے باقاعدہ کلاس میں نہیں جا سکتے۔ اسی طرح اسکول براڈکاسٹ کے ذریعے سائنس، انگریزی اور ریاضی جیسے مضامین کے اسباق اُن اسکولوں تک پہنچتے ہیں جہاں ماہر اساتذہ کی کمی ہے۔

غیر رسمی تعلیم میں بھی ریڈیو کا کردار بڑا ہے۔ زرعی پروگرام کسان کو نئی ٹیکنالوجی سکھاتے ہیں؛ مثال کے طور پر کپاس کے کاشتکار کو کیڑوں کے حملے کی پیش گوئی اور اسپرے کے درست وقت کی اطلاع ریڈیو سے ملتی ہے تو اس کی فصل بچ جاتی ہے۔ زبان سکھانے کے پروگرام، امتحان کی تیاری کے سلسلے، کیریئر رہنمائی اور بالغاں کی خواندگی کے پروگرام بھی ریڈیو کی تعلیمی خدمت کی مثالیں ہیں۔ جدید دور میں یہ تعلیمی نشریات آن لائن بھی دستیاب ہیں جس سے طالب علم انہیں دوبارہ سن کر دہرائی بھی کر سکتا ہے۔

ثقافتی اہمیت

ثقافت کسی قوم کی شناخت ہوتی ہے اور ریڈیو اس شناخت کا محافظ ہے۔ ریڈیو نے اردو اور علاقائی زبانوں کے ادب، شاعری، ڈرامے اور موسیقی کو عوام تک پہنچایا۔ ریڈیو پاکستان کے ڈراموں نے اردو ڈرامے کی کلاسیکی روایت قائم کی اور

اس کے موسیقی کے پروگراموں نے بڑے گلوکاروں کو قومی شہرت دی۔ مثال کے طور پر صوفیانہ کلام، قوالی، لوک گیت اور علاقائی دھنیں ریڈیو ہی کے ذریعے ایک صوبے سے دوسرے صوبے کے سامعین تک پہنچیں اور قومی ثقافتی وحدت مضبوط ہوئی۔ مشاعرے، ادبی گفتگو اور تاریخی فیچرز نئی نسل کو اپنی تہذیبی جڑوں سے جوڑتے ہیں۔

علاقائی ثقافتوں کے تحفظ میں بھی ریڈیو کا کردار نمایاں ہے۔ پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، سرائیکی اور دیگر زبانوں میں نشریات مقامی ادب، لوک داستانوں اور رسم و رواج کو زندہ رکھتی ہیں۔ مثال کے طور پر سندھی لوک موسیقی یا پشتو ٹپے مقامی اسٹیشنوں سے نشر ہو کر نہ صرف علاقے میں مقبول رہتے ہیں بلکہ ریکارڈ کی صورت میں دستاویزی سرمایہ بھی بن جاتے ہیں۔ مقامی تہواروں، میلوں اور تاریخی مقامات پر فیچر پروگرام ثقافتی ورثے کی اہمیت اجاگر کرتے ہیں اور سیاحت کو بھی فروغ دیتے ہیں۔

تینوں پہلوؤں کا باہمی تعلق

حقیقت یہ ہے کہ ریڈیو کے سماجی، تعلیمی اور ثقافتی کردار ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ صحت کا ڈرامہ بیک وقت سماجی آگاہی بھی ہے، تعلیم بھی اور ثقافتی اظہار بھی۔ کسان کا پروگرام معاشی بہتری کے ساتھ سماجی مقام بھی بلند کرتا ہے۔ تعلیمی نشریات طالب علم کی سماجی نقل و حرکت کا ذریعہ بنتی ہیں اور ثقافتی پروگرام قوم کو وہ مشترکہ شناخت دیتے ہیں جس پر سماجی وحدت قائم ہوتی ہے۔ یہی ہمہ گیری ریڈیو کو دوسرے ذرائع سے ممتاز کرتی ہے : اخبار بنیادی طور پر خبر تک، ٹیلی ویژن تفریح تک مائل رہتا ہے، مگر ریڈیو بیک وقت استاد، ساتھی اور ثقافتی امین کا کردار ادا کرتا ہے۔

حدود اور چیلنجز

منصفانہ جائزہ یہ تقاضا بھی کرتا ہے کہ ریڈیو کی حدود کا ذکر ہو۔ ریڈیو یک طرفہ ذریعہ ہے؛ سامع سوال نہیں کر سکتا، تصویر نہیں دیکھ سکتا اور پروگرام گزر جانے کے بعد اسے) ریکارڈنگ کے بغیر (دوبارہ نہیں سن سکتا۔ کمرشل دباؤ بعض نجی اسٹیشنوں کو محض ہلکی تفریح تک محدود کر دیتا ہے، جس سے تعلیمی و ثقافتی پروگرام کم ہو جاتے ہیں۔ ان چیلنجوں کا حل یہی ہے کہ عوامی نشریاتی ادارے اپنی خدمت کی پالیسی برقرار رکھیں، کیمپس و کمیونٹی ریڈیو کو فروغ ملے اور نشریات آن لائن محفوظ کر کے دوبارہ سننے کے قابل بنائی جائیں۔

قومی یکجہتی اور مشکل وقتوں میں ریڈیو

ریڈیو کی سماجی و ثقافتی اہمیت کا ایک اور روشن پہلو قومی یکجہتی اور اجتماعی احساس کی تشکیل ہے۔ قومی دنوں پر خصوصی نشریات، شہداء کی یاد میں پروگرام اور قومی بحرانوں میں مشترکہ پیغامات پورے ملک کو ایک ہی جذبے میں باندھ دیتے ہیں۔ قدرتی آفات کے دنوں میں یہ کردار اور نمایاں ہو جاتا ہے :جب2005 ء کے زلزلے اور بعد کے بڑے سیلابوں میں متاثرہ علاقوں کے باسیوں تک امدادی اطلاعات، لاپتہ افراد کے پیغامات اور بحالی کی خبریں پہنچانا مشکل تھا تو ریڈیو ہی وہ ذریعہ تھا جو خیموں اور عارضی بستیوں تک پہنچا۔ تعلیمی میدان میں بھی وبائی امراض کے باعث تعلیمی ادارے بند ہونے کے تجربے نے دنیا بھر میں یہ ثابت کیا کہ نشریاتی تعلیم، جس کی بنیاد ریڈیو ہے، مشکل ترین حالات میں بھی سیکھنے کا سلسلہ جاری رکھ سکتی ہے۔ معذور اور بینائی سے محروم افراد کے لیے تو ریڈیو تعلیم و ثقافت کا سب سے قابل رسائی دروازہ ہے، کیونکہ یہ مکمل طور پر سماعت پر مبنی ہے۔ ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ ریڈیو کی اہمیت محض پروگراموں کی فہرست نہیں بلکہ معاشرے کے سب سے کمزور طبقے تک اس کی رسائی ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ریڈیو براڈکاسٹنگ سماجی آگاہی و شمولیت، فاصلاتی و غیر رسمی تعلیم اور ثقافتی تحفظ و ترویج کے تینوں میدانوں میں ناقابل انکار اہمیت رکھتی ہے۔ پولیو مہم ہو یا کسان کی رہنمائی، اوپن یونیورسٹی کے لیکچر ہوں یا لوک موسیقی کی محفل، ریڈیو ہر جگہ کم خرچ اور پورے اعتماد کے ساتھ موجود ہے۔ ڈیجیٹل مقابلے کے باوجود اس کی یہی خدمتی روح اسے آئندہ بھی معاشرے کا ناگزیر ذریعہ ابلاغ بنائے رکھے گی۔

سوال نمبر :5 ریڈیو رپورٹنگ کی تکنیکیں، آواز اور انداز بیان کی اہمیت 20) نمبر(

ریڈیو رپورٹنگ کی تکنیکوں کا تجزیہ کرتے ہوئے بیان کریں کہ ایک رپورٹر کے لیے آواز اور انداز بیان کیوں اہم ہوتے ہیں؟

تعارف

ریڈیو رپورٹنگ صحافت کی وہ صورت ہے جس میں رپورٹر واقعے کو سامع کے لیے آواز کی تصویر میں بدل دیتا ہے۔ اخبار کا رپورٹر قاری کے لیے لکھتا ہے جس کے پاس خبر دوبارہ پڑھنے کی سہولت ہے، ٹیلی ویژن کا رپورٹر کیمرے کی مدد لیتا ہے، مگر ریڈیو رپورٹر کے پاس صرف اس کی آواز، اس کے الفاظ اور موقع کی قدرتی آوازیں ہوتی ہیں۔ اسی لیے ریڈیو رپورٹنگ مخصوص تکنیکوں کا نام ہے اور اس میں آواز اور انداز بیان محض خوبصورتی نہیں بلکہ خبر کی ساکھ اور سمجھ کا

بنیادی ذریعہ ہیں۔ اس جواب میں پہلے اہم تکنیکوں کا تجزیہ پیش کیا جائے گا اور پھر آواز و انداز کی اہمیت واضح کی جائے گی۔

ریڈیو رپورٹنگ کی بنیادی تکنیکیں

پہلی تکنیک موقع پر موجودگی اور مشاہدہ ہے۔ اچھا رپورٹر واقعے کی جگہ جا کر رنگ، آواز، ہجوم، موسم اور کیفیت کو اپنے حواس سے محسوس کرتا ہے، کیونکہ سامع اس کے حواس سے واقعہ دیکھے گا۔ دوسری تکنیک انتخاب ہے: رپورٹر درجنوں تفصیلات میں سے صرف وہ چنتا ہے جو خبر کی روح ہے۔ تیسری تکنیک سادہ اور فوری زبان ہے؛ ریڈیو رپورٹ چھوٹے جملوں، حال کے صیغے اور گفتگو کے انداز میں ہوتی ہے تاکہ براہ راست ہونے کا احساس پیدا ہو۔ چوتھی تکنیک قدرتی آوازوں کا استعمال ہے جنہیں ایمبیئنس یا ساؤنڈ ایفیکٹ کہا جاتا ہے؛ ہجوم کی آواز، اعلانات کی گونج یا مشینوں کی آواز پس منظر میں واقعے کو سچا اور زندہ بنا دیتی ہے۔

پانچویں تکنیک بائٹس یعنی متعلقہ افراد کی مختصر آوازوں کا استعمال ہے۔ متاثرہ شہری، عینی شاہد یا ذمہ دار افسر کی چند سیکنڈ کی آواز رپورٹ میں اعتماد اور انسانی رنگ پیدا کرتی ہے۔ چھٹی تکنیک تصدیق ہے: ہر خبر کم از کم دو ذرائع سے جانچی جاتی ہے، خاص طور پر حادثات میں اعداد و شمار۔ ساتویں تکنیک وقت کی قدر ہے؛ رپورٹ مقررہ دورانیے، عموماً ایک سے تین منٹ، میں مکمل ہونا چاہیے۔ آٹھویں تکنیک آخری جملے کی مضبوطی ہے جس میں رپورٹ کا خلاصہ یا آئندہ کا امکان دیا جاتا ہے اور رپورٹر اپنا نام و مقام بتاتا ہے، جسے سائن آف کہا جاتا ہے۔

جدول 4: نمایاں رپورٹنگ تکنیکیں اور ان کا مقصد

مقصد	تکنیک
سامع کے لیے واقعے کی زندہ تصویر کشی کرنا	موقع کا مشاہدہ
پہلی سماعت میں مکمل سمجھ پیدا کرنا	مختصر و سادہ زبان
ماحول و سچائی کا احساس پیدا کرنا	قدرتی آوازیں) ایمبیئنس(
اعتماد اور انسانی پہلو شامل کرنا	آواز کے بائٹس
غلط خبر اور افواہ سے بچنا	دوہرے ذریعے سے تصدیق

بلیٹن کے دورانیے میں رپورٹ سمونے کے لیے	وقت کی پابندی

تکنیکوں کا تجزیاتی جائزہ

ان تکنیکوں کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ سب کا مرکز ایک ہی اصول ہے :سامع اندھا ہے، اسے سب کچھ سنایا جائے۔ اخبار کی تفصیل ریڈیو میں بوجھ بن جاتی ہے، اس لیے انتخاب کی تکنیک فیصلہ کن ہے۔ قدرتی آوازیں خبر کو دستاویزی سچائی دیتی ہیں، مگر ان کا حد سے زیادہ یا غیر متعلق استعمال سامع کو الجھا بھی سکتا ہے، اس لیے توازن ضروری ہے۔ بائٹس رپورٹ میں دوسری آوازیں لا کر یکسانیت توڑتے ہیں، لیکن ہر بائٹ مختصر اور نقطے پر ہونا چاہیے۔ براہ راست رپورٹ رفتار میں سب سے آگے ہوتی ہے مگر اس میں غلطی کا خطرہ بھی سب سے زیادہ ہوتا ہے، اس لیے ریکارڈ شدہ، تدوین شدہ رپورٹ کو معیار اور حفاظت کا بہتر ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ ماہر رپورٹر موقع اور خبر کی نوعیت دیکھ کر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی تکنیک کس مقدار میں استعمال ہوگی۔

رپورٹر کے لیے آواز کی اہمیت

ریڈیو میں آواز ہی رپورٹر کا چہرہ، شناخت اور اسلحہ ہے۔ سامع رپورٹر کو دیکھتا نہیں، صرف سنتا ہے، اس لیے اس کا پورا اعتماد آواز پر قائم ہوتا ہے۔ واضح تلفظ، مناسب رفتار اور کنٹرول شدہ اتار چڑھاؤ خبر کو قابل فہم بناتے ہیں۔ بہت تیز آواز سامع کو تھکا دیتی ہے اور بہت دھیمی آواز خبر کی اہمیت گھٹا دیتی ہے۔ قدرتی آوازوں کے شور میں رپورٹر کی آواز اگر کمزور ہو تو خبر دب جاتی ہے۔ اس کے برعکس پراعتماد، صاف اور موقع کے مطابق آواز سامع کو یقین دلاتی ہے کہ رپورٹر سچ اور مکمل معلومات دے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نشریاتی ادارے رپورٹرز کی آواز کی تربیت، مائیک استعمال کرنے کی مہارت اور سانس کے کنٹرول پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ حادثے کی خبر میں سنجیدہ اور ٹھہری ہوئی آواز، کھیل کی رپورٹ میں جوشیلی اور تیز آواز؛ آواز کا یہ موزوں انتخاب ہی خبر کے ماحول کو مکمل کرتا ہے۔

انداز بیان کی اہمیت

آواز اگر جسم ہے تو انداز بیان اس کی روح ہے۔ انداز بیان سے مراد الفاظ کا انتخاب، جملوں کی ترتیب، لہجے کی نرمی و سختی اور جذبات کا اظہار ہے۔ ایک ہی واقعے کو خشک انداز میں پیش کیا جائے تو سامع بوریت محسوس کرتا ہے اور وہی واقعہ موزوں انداز میں پیش ہو تو سامع آخر تک بندھا رہتا ہے۔ ریڈیو کا انداز تحریری نہیں گفتگوئی ہوتا ہے؛

رپورٹر یوں بولتا ہے جیسے ایک جاننے والے کو واقعہ سنا رہا ہو۔ اس انداز سے سامع کے ساتھ ذاتی تعلق بنتا ہے جو ریڈیو کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ انداز میں مبالغہ، سنسنی خیزی اور جذباتی بھڑکاؤ ساکھ کو نقصان پہنچاتا ہے، جبکہ سادگی، توازن اور انسانی ہمدردی سامع کا دیرپا اعتماد پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ انداز بیان خبر کی ترجیح بھی ظاہر کرتا ہے :جو بات سب سے اہم ہے وہ پہلے نمایاں لہجے میں، اور جو تفصیل ہے وہ بعد میں آتی ہے۔

اچھے ریڈیو رپورٹر کی خصوصیات

- واقعے کی جگہ موجود رہ کر درست مشاہدہ کرنے کی عادت۔
- سادہ، صحیح اور رواں زبان پر عبور اور واضح تلفظ۔
- خبر کی پرکھ :کیا اہم ہے اور کیا چھوڑنا ہے، اس کا فوری فیصلہ
- دباؤ اور ہنگامی صورت حال میں ذہنی توازن اور دیانت داری۔
- ریکارڈر، مائیک اور موبائل ریکارڈنگ جیسے آلات کے استعمال کی عملی مہارت۔
- مقررہ وقت میں مکمل رپورٹ دینے کی پابندی اور سامع کے وقت کا احترام۔

ان خصوصیات کی تربیت ورکشاپس، سینئر صحافیوں کی نگرانی اور مسلسل مشق سے حاصل ہوتی ہے۔ نئے رپورٹر کو چاہیے کہ وہ اچھے نیوز کاسٹروں اور رپورٹروں کو غور سے سنے، اپنی آواز ریکارڈ کر کے خود اس کا جائزہ لے اور تنقید کو اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

رپورٹنگ کی اخلاقی ذمہ داریاں

تکنیک اور آواز کے ساتھ ساتھ ریڈیو رپورٹنگ کی بنیاد اخلاقیات پر بھی ہے، اور اس پہلو کو نظر انداز کر کے تجزیہ مکمل نہیں ہوتا۔ حادثے کی رپورٹ میں متاثرہ خاندان کی تکلیف کا احترام، زخمیوں کی حالت کو سنسنی بنائے بغیر بیان کرنا اور غیر مصدقہ اعداد سے پرہیز رپورٹر کی پیشہ ورانہ پہچان ہے۔ بچوں اور کمزور طبقات سے گفتگو میں رضامندی اور پرائیویسی کا لحاظ ضروری ہوتا ہے۔ غلطی ہو جائے تو اگلے بلیٹن میں تصحیح کرنا کمزوری نہیں بلکہ ساکھ کی حفاظت ہے۔ براہ راست نشریات میں نامناسب الفاظ یا غیر تصدیق شدہ الزام سے بچنا خاص طور پر ضروری ہے کیونکہ ریڈیو کی بات واپس نہیں لی جا سکتی۔ اسی طرح ذاتی رائے کو خبر سے الگ رکھنا رپورٹر کا فرض ہے؛ اس کا کام واقعہ دکھانا ہے،

فیصلہ سنانا نہیں۔ یہ اخلاقی پابندیاں تکلیف دہ ضرور لگتی ہیں، مگر انہی سے رپورٹر کی آواز میں وہ وزن پیدا ہوتا ہے جسے سامع اعتبار کہتا ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ریڈیو رپورٹنگ مشق ہے۔ انتخاب، سادہ زبان، قدرتی آوازوں، بائٹس اور تصدیق جیسی تکنیکوں کا مربوط فن ہے، اور اس فن کی جان رپورٹر کی آواز اور انداز بیان ہیں۔ آواز سامع کا اعتماد جیتی ہے اور انداز اس اعتماد کو برقرار رکھتا ہے۔ جس رپورٹر کے پاس اچھی تکنیک، متوازن آواز اور متوازن انداز ہو، وہ سامع کو واقعے کی جگہ کھڑا کر دیتا ہے، اور یہی ریڈیو صحافت کی معراج ہے۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com